Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | ۲۴ رمضان ۱۳۹۹ھ ۱۸ ظہور ۱۳۵۸ہش ۱۸ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۸ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے تاہم زکام کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۷ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے متعدد آیاتِ قرآنی کے حوالے سے متقی کی علامات بتائیں اور فرمایا کہ قرآنی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے خدا کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کیا جائے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اس اتّباع کے نتیجے میں، تم مجھ سے اور میں تم سے محبت کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال غلط ہے کہ انسان سارا سال جان بوجھ کر گناہ کرتا ہے اور پھر یہ خیال کرے کہ رمضان کے آخری جمعہ کی عبادت انسان کے سارے سال کے گناہ معاف کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ حضور نے متقی کی علامات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ متقی وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے احکامات سارے ہی دنوں میں ہر وقت بجا لائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرے، خدا کی نعمتیں حاصل کرنے کے بعد ان میں سے جائز طور پر خرچ کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمرنگ بننے کی کوشش کرے تو خدا کی رحمت کا سلوک دو شکلوں میں اس کے ساتھ ہوگا۔ ایک تو خدا کی مغفرت اس کو آگ کے عذاب سے محفوظ کرے گی اور دوسرے اسے وہ جنّت ملے گی جس کی قیمت تمام زمین و آسمان ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ متقی وہ ہیں جو نہ صرف فراخی کی حالت میں بلکہ تنگی کی حالت میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ غصہ پی جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام،

قربانیوں کا گوشت نہیں بلکہ دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے

عید کی وجہ سے کس قدر ہیں کہ جو تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ؕ (الحج آیت ۳۸)

ترجمہ:- (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوْ اِلَی امْرَاَۃٍ یَّنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔ (بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ:- راوی کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے جبکہ وہ منبر پر تھے سُنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ اعمال تو نیتوں پر ہی ہیں اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اُس نے نیت کی۔ پس جس نے دنیا کے پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی اس کی ہجرت اُسی امر کے لئے ہوگی جس کی خاطر اُس نے یہ ہجرت کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"(عید الاضحیٰ کی) قربانیاں اس کا لُب نہیں پوست ہیں۔ رُوح نہیں جسم ہیں۔ اس سہولت اور آرام کے زمانے میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کی تعیّشات قرار دیئے گئے ہیں ...... ہر قسم کے کھیل کُود، لہو و لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔ ...... سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو اپنے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں ...... یہ عید جس کو بڑی عید کہتے ہیں ایک عظیم الشان حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے اور جس پر افسوس کہ توجہ نہیں کی گئی۔ خدا تعالیٰ نے جس رحم کا ظہور کئی طرح پر ہوتا ہے اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہ بڑا بھاری رحم کیا ہے کہ اَور اُمتوں میں جس قدر باتیں پوست اور قشر کے رنگ میں تھیں اُن کی حقیقت اس اُمتِ مرحومہ نے دکھلائی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲، ۳۳)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- اسلام کے وقار کو مٹی میں ملانے والے اعمال
- ایک ارب پتی عرب تاجر کے لیل و نہار
- "خود اپنے گریبان میں جھانکنے والا کوئی نہیں"

"سرمایۂ افتخار"

جنابِ وارث میر اپنے مضمون بعنوان — "لندن کے اسرار و رموز سے مکمل آگاہی ایک مشکل کام ہے" — میں بعض اور ملکوں اور قوموں کے اسرار و رموز پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"پاکستانیوں کو لندن سے دلچسپی یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ اس شہر سے باہر لے جائیں اور عربوں کا سرمایۂ افتخار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لندن کے ہسپتالوں اور ہوٹلوں میں لٹائیں، ہر کسے را بہر کارے ساختند، لندن کو سمجھنے کی بجائے یار لوگ لندن کے حُسن کو لُوٹنے اور خریدنے کی نیّت اپنے ماتھے پر سجائے پھرتے ہیں اور لندن ہے کہ انگریز قوم کے شاندار ماضی کو قطعی فراموش کر کے بِکنے اور لُٹنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ انگریز عربوں کو ان کے گھر میں جا کر لُوٹتا تھا اور آج عرب لُٹنے کے لئے خود چل کر لندن پہنچ جاتے ہیں۔ آہ! تیل کی دولت سے مالا مال عرب شہزادے، جو دونوں ہاتھوں سے دولت لٹاتے ہیں، عیش و عشرت لُوٹتے ہیں اور غیروں کی نظروں میں اسلام کے وقار کو مٹی میں ملاتے ہیں۔ کاش دُنیا بھر میں اسلام کے نفاذ کی خواہش رکھنے والے اپنی ذات پر بھی اسلام نافذ کر سکیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور (اشاعتِ جمعہ) ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء صـ اوّل)

اس اندوہناک صورتِ حال پر بجز آنسو بہانے اور خدا کے حضور دعا کرنے کے ہم اور کیا کہہ یا کر سکتے ہیں۔ اِسے پڑھ کر سکتہ کے عالم میں زبان گنگ ہے اور قلم شکستہ۔ کہیں تو کیا کہیں اور لکھیں تو کیا لکھیں! اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ان کی آنکھیں کھولے۔ انہیں سوچنے والے دل عطا کرے جو اِس کے انجام سے انہیں آگاہ کر سکیں اور انہیں اس طرف متوجہ کر سکیں کہ ان کے قول و فعل میں یہ بُعد المشرقین کیوں رونما ہوا ہے؟ اور وہ کیوں آنکھیں بند کر کے سابقہ نافرمان قوموں کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں؟

"ڈھائی ارب ڈالر ہرجانہ کا دعویٰ"

شرم سے پانی پانی کرنے والی روزنامہ "امروز" میں شائع ہونے والی ایک خبر:-

"لندن ۸ راگست (ریڈیو رپورٹ)۔ کیلی فورنیا کی ایک عدالت میں ایک برطانوی خاتون نے اپنے عرب شوہر سے طلاق لینے اور ڈھائی ارب ڈالر ہرجانہ وصول کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا ہے۔ لندن کے روزنامہ "گارڈین" کے مطابق خاوند سے اتنا بھاری ہرجانہ وصول کرنے کا مقدمہ غالباً دُنیا میں پہلا ہے۔ اُس کا خاوند سعودی عرب کا ایک ارب پتی تاجر ہے جس کے پاس اپنے دو بوئنگ ۷۰۷ طیارے ہیں اور امریکہ میں اس کے خلاف بدعنوانیوں کے الزام میں کئی مقدمے چل رہے ہیں۔

بی بی سی نے بتایا کہ اِس خاتون کی شادی سترہ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ وہ اِس وقت لاس انجلیز میں رہتی ہے۔ اُس کے پانچ بچے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کے خاوند نے خفیہ طور پر طلاق کے لئے ۲۴ لاکھ ڈالر دینے اور بعد ازاں خوشحال زندگی گزارنے کے لئے سالانہ معقول رقم دیتے رہنے کا وعدہ کیا تھا لیکن یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا اور خفیہ طور پر طلاق بھی نہیں ہوتی اِس لئے اس نے یہ دعویٰ دائر کیا ہے۔"

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۰ اگست ۱۹۷۹ء صـ ۴)

اگر اِس خبر کو مرچ مسالہ لگا کر پیش کرنے میں مغربی ذرائع ابلاغ کی کارستانی اور بدنیّتی کا بہت کچھ دخل ہے تو پھر بھی یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ آخر ہمارے عرب بھائی اپنی دولت کے انبار لے کر انہیں لٹانے کی غرض سے مغربی ملکوں میں جاتے ہی کیوں ہیں؟ نہ وہ اِن ممالک کا رُخ کریں اور نہ مغربی ذرائع ابلاغ کو گُل کھلانے اور گُل چھرے اڑانے کے واقعات کو مرچ مسالے لگانے اور زیبِ داستان کے طور پر بڑھا چڑھا کر بات کا بتنگڑ بنانے کا موقع ملے۔ یہ خبریں جھوٹی ہیں یا سچی (اور اے کاش یہ جھوٹی ثابت ہو سکیں!) پھر بھی یہ بات غور طلب ضرور ہے کہ اسلام کے دشمنوں کو انگشت نمائی کا موقع کیوں دیا جائے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ اِس دولت کا ایک ایک پیسہ کیوں نہ تعمیری کاموں میں صرف ہو اور خود اپنے ہی ہاتھوں جگ ہنسائی کا سامان کیوں فراہم کیا جائے؟ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ کے قرآنی حکم کے تحت کسی بھی ملک میں جانے میں کوئی حرج یا مضائقہ نہیں لیکن نیّت یہ سبق حاصل کرنا ہو کہ مکذّبین، مجرمین اور مفسدین کا اور اِسی طرح برائیوں اور بدیوں کا ارتکاب کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے نہ یہ کہ وہاں جا کر خود مکذبین، مجرمین اور مفسدین کے نقشِ قدم پر چلا جائے اور بقول جناب وارث میر صاحب ایسی روش اختیار کی جائے جو غیروں کی نظروں میں اسلام کے وقار کو مٹی میں ملانے والی ہو۔ چاہئیے تو یہ کہ وہاں اسراف سے بکلّی اجتناب اختیار کر کے سادگی وقار، للّٰہیّت اور تقویٰ و طہارت کا ایسا دل موہ لینے والا نمونہ پیش کیا جائے کہ لوگ اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں۔ لیکن اِس کی توفیق میسّر آنا خدا کے فضل پر منحصر ہے اور وہ جسے چاہتا ہے اس کی توفیق عطا کرتا ہے۔

"کیا یہ ایک زندہ قوم کا وتیرہ ہے؟"

روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء میں ایک دردمند پاکستانی جناب نادر نیازی میانوالی کا ایک خط شائع ہوا ہے اُس میں وہ پاکستانی معاشرہ میں جذبۂ حُبّ الوطنی کے انتہائی کمزور پڑ جانے پر اپنے دلی درد کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"وطنِ عزیز کے گزشتہ کئی سالوں کے واقعات و حالات پر نظر ڈالتے ہوئے یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ پاکستانی معاشرہ میں حُبّ الوطنی کے جذبات روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ دفتروں میں سُرخ فیتے کی لعنت، روز افزوں رشوت، اپنے حقوق سے زیادہ حقوق کی تگ و دو، عمداً مہنگائی پیدا کرنا، اشیاء میں ملاوٹ اور چور بازاری، قومی پیداوار میں اضافہ سے بے نیازی، مدرسوں میں زور پکڑتی ہوئی خود غرضانہ سیاست، سیاستدانوں کی ذاتی مفاد کی خاطر باہمی چپقلش نعرہ بازی اور قومی خدمت کے نام پر چھچھورے تقریریں، ایک ہی پارٹی میں مختلف گروہ بندیاں — کیا یہ سب وطن سے محبّت کا ثبوت ہے اور کیا یہ ایک زندہ قوم کا وتیرہ ہے؟

قیامِ پاکستان کے مقاصد کے حصول کے لئے ہم صحیح سمت میں جا رہے ہیں؟ جواب یقیناً نفی میں ہے بلکہ ہم سب نظریۂ پاکستان کی عملی ترویج و اشاعت کے بجائے اسے روز بروز کمزور کرنے والوں کی صف میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہم بیباکانہ اپنے فرض سے غفلت برت رہے ہیں۔ اگر کسی طرف سے ادائے فرض کے لئے صدا بلند ہوتی ہے تو وہ صرف زبان پر مخصوص الفاظ کے اظہار تک محدود ہے یا صفحۂ قرطاس پر۔ پوری قوم بے حس نظر آتی ہے اور ہر شخص دوسرے کی عیب جوئی کرتا ہے مگر اپنے گریبان میں جھانکنے والا کوئی نہیں کبھی کبھی قدرت بھی ہمیں منزلِ حقیقی کی طرف لے جانے کیلئے

(باقی صـ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

سُلطان احمد پیر کوٹی

انسان کی وجہ تخلیق خدا تعالیٰ کا عبد بننا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ
الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
(الذاریات)

میں نے جن و انس کو پیدا ہی
اس لئے کیا ہے کہ وہ میرے
عبد بنیں۔

اس لئے زندگی کا کوئی حصہ اور لمحہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ جس میں انسان اپنی اس غرض پیدائش کو پورا کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ اس کا کوئی وقت ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس میں وہ اپنے رب کی رضا کے حصول کی جدوجہد میں نہ لگا ہوا ہو۔ اسی مقصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان پر دن کے مختلف اوقات میں پانچ نمازیں فرض کیں۔ ان کے علاوہ بعض نفلی نمازیں بھی ہیں۔ جو انسان حسب توفیق بجا لاتا ہے۔ پھر تسبیح و تحمید، تہلیل و تکبیر اور دوسرے اذکار ہیں۔ جو انسان اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ اور دنیا کے کام کرتے ہوئے بھی کر سکتا ہے۔ مثلاً استغفار ہے جو اس کی بشری غلطیوں اور خطاؤں اور اس کے اعمال کی کمیوں اور کوتاہیوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور نہ صرف ڈھانپ لیتا ہے۔ بلکہ اسے آئندہ اس قسم کی کوتاہیوں اور گناہوں کے ارتکاب سے بچا لیتا ہے۔ بہرحال کئی قسم کی عبادات ہیں جو انسان دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں بجا لا سکتا ہے۔

روزانہ معمول کی عبادات کے علاوہ اسلام نے سال بھر میں ایک پورا ماہ یعنی رمضان المبارک اس غرض سے مقرر کیا ہے کہ اس میں خاص طور پر عبادات اور اعمال صالحہ پر زور دیا جائے۔ اس ماہ میں انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر صبح سے شام تک کھانے پینے اور شہوات نفسانیہ سے رکتا ہے۔ عبادات پر زور دیتا ہے۔ صدقہ و خیرات دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ کرتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم پر زور دیتا ہے۔ دعاؤں میں زیادہ وقت خرچ کرتا ہے۔ پھر اس ماہ میں اس کے لئے دنیا سے انقطاع کے سامان میسر آتے ہیں

رمضان المبارک کے دن الٰہی برکات کے نزول کے دن ہیں۔ یہ مہینہ وصال الٰہی کی تڑپ کو تیز کرنے اور آتش شوق کو بھڑکانے کا مہینہ ہے۔ روحانی ترقیات کے حصول کا مہینہ ہے اس میں انسان کی روحانی استعدادیں قوتیں اور صلاحیتیں نشوونما پاتی ہیں انہیں جلا ملتا ہے۔ یہ مہینہ روحانی ٹریننگ اور مشق کا مہینہ ہے۔ اس ایک مہینے کی مشق کے نتیجہ میں انسان سال کے باقی مہینوں میں بھی اگر چاہے تو اپنی روحانی استعدادوں قوتوں اور صلاحیتوں کو ترقی دے سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کی راہوں پر قدم مار سکتا ہے۔ پھر یہ مہینہ انسان کے اندر قربانی اور ایثار کی عادت پیدا کرتا ہے۔ اور اسے دین کے لئے سختیاں اور شدائد برداشت کرنے کے لئے آمادہ و تیار کرتا ہے۔ پھر اس ماہ کو اصلاح نفس کے ساتھ خاص جوڑ ہے۔ بہرحال بہت سی برکات ہیں جو رمضان اپنے ساتھ لاتا ہے۔

پھر دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ حکومتیں اور تنظیمیں اپنے کارکنوں کے لئے وقتاً فوقتاً ریفریشر کورسز کا انتظام کرتی ہیں۔ ان کورسز کے نتیجہ میں جہاں کارکنوں کے علم میں اضافہ ہوتا ہے وہاں وہ اپنی گزشتہ کوتاہیوں اور کمزوریوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اپنی استعدادوں اور قوتوں کو بہتر رنگ میں خرچ کرنے کا عزم کرتے ہیں۔ انہیں پہلے سے بہتر رنگ میں کام کرنے کے طریق سکھلائے جاتے ہیں۔ پھر بعض اہم کاموں کے لئے سال میں خاص دن خاص ہفتے اور خاص مہینے منائے جاتے ہیں۔ مثلاً موسم بہار یا موسم برسات کی شجرکاری کا خاص پروگرام بنایا جاتا ہے۔ صحت کے ہفتے منائے جاتے ہیں۔ صفائی کے دن منائے جاتے ہیں۔ مالی قربانیوں کو تیز کرنے کے لئے بعض ہفتے منائے جاتے ہیں۔ ہماری جماعت میں بھی وقف جدید تحریک جدید اور تربیت وغیرہ کے ہفتے منائے جاتے ہیں۔ انسان کو وقتاً فوقتاً یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ خطاؤں کا پتلا ہے چاہے وہ کتنی کوشش کرے اس سے بعض کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ان کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے اسے وقت کے اہتمام پر زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ یا کام کو پورا کرنے کے لئے اس کے لئے کچھ دن مقرر کر دیئے جاتے ہیں جن میں وہ زیادہ محنت کر کے اپنی کمی کو پورا کر لیتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے اپنے ہر حکم میں انسانی فطرت کا لحاظ رکھا ہے۔ اس نے سال بھر میں ایک مہینہ (رمضان المبارک) ریفریشر کورس کے طور پر رکھا ہے۔ اس مہینہ میں انسان گزشتہ اعمال کا جائزہ لیتا ہے۔ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آئندہ زیادہ اچھے پیرایہ میں نیک اعمال بجا لانے کا عہد کرتا ہے۔ اپنی روحانی استعدادوں اور صلاحیتوں کو زیادہ اچھے رنگ میں بروئے کار لانے کے طریق سیکھتا اور انہیں استعمال میں لاتا ہے۔ اس طرح اس کی سابقہ کوتاہیاں ڈھک جاتی ہیں کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ

جو شخص رمضان کے روزے اس لئے پوری شرائط کے ساتھ رکھتا ہے کہ اسے خدا تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس پر اجر و ثواب مترتب ہوتا ہے۔ تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ گویا یہ ماہ ایسا ہے جس میں انسان اپنے سال بھر کے اعمال کا جائزہ لیتا ہے اور اس سے جو کوتاہیاں ہو چکی ہیں۔ ان کے اثر کو زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور آئندہ سے ان سے محفوظ رہنے کی کوشش کا بھرپور عزم کرتا ہے۔

رمضان المبارک روحانی موسم بہار ہے۔ جس طرح ظاہری موسم بہار میں لگائے ہوئے پودے اکثر جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اور ان کے پرورش پانے کی امید زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح رمضان المبارک کا مہینہ اعمال صالحہ کے پودے لگانے کا بہترین موسم ہے۔ اس ماہ میں اعمال صالحہ کے لگائے ہوئے پودے قلوب انسانی کی زمین میں جڑ پکڑ لیتے ہیں۔ اس میں کی جانے والی عبادات اور نیکیاں خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرتی ہیں اور انسان کی مغفرت کا موجب ہوتی ہیں۔ اس میں انسان کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو نشوونما ملتا ہے۔ اس کا نیکی کی طرف میلان و رجحان بڑھتا ہے۔ شیطانی تحریکات اپنا اثر کھو دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ

اس ماہ میں کثرت سے نزول رحمت باری ہوتا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی توفیق پاتا ہے۔ اور جو اعمال وہ بجا لاتا ہے۔ ان کی قبولیت کے سامان ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسے سامان کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچتا اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے۔ شیطانی حملے اندرونی ہوں یا بیرونی وہ اس پر کارگر نہیں ہو سکتے گویا اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیا جاتا ہے۔

رمضان المبارک حسب سابق اس سال بھی آیا۔ خوش قسمت انسانوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور اپنی مغفرت کے سامان کرنے کی انہوں نے بھرپور کوشش کی۔ لیکن انسان پھر انسان ہے جو خطا کا پتلا ہے۔ غیر محدود طاقت کا مالک نہیں۔ وہ بھرپور کوشش بھی کرے۔ تب بھی بہت سی کمیاں رہ جاتی ہیں۔ ان کمیوں کو دور کرنے کی احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدقسمت ہے وہ انسان کہ جس کی زندگی میں رمضان آیا۔ اور پھر اس کی مغفرت کا سامان نہ ہوا۔ اگر ہم نے اپنی جدوجہد اور کوشش کو انتہا تک نہ پہنچایا تو اس مبارک مہینہ کے گزر جانے کے بعد ہمیں پشیمانی و حسرت ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہم اس حسرت اور پشیمانی سے بچ سکتے ہیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی کام کے لئے وقت معین کر دیا جاتا ہے تو ابتداء میں انسان آہستہ آہستہ کام کرتا ہے۔ اپنی قوتوں کو سنبھال سنبھال کر استعمال کرتا ہے۔ لیکن جونہی وقت اختتام کے قریب آتا ہے۔ وہ اپنی کوشش اور جدوجہد کو تیز کر دیتا ہے۔ اور پہلی کمیوں اور کوتاہیوں کو دور کر دیتا ہے

اس فطرتی اصول کو اسلام نے رمضان المبارک میں بھی ملحوظ رکھا ہے۔ گو انسان رمضان المبارک میں پہلے کی نسبت زیادہ اعمال صالحہ بجا لاتا ہے۔ عبادت کرتا ہے صدقہ و خیرات میں عام دنوں کی نسبت زیادہ حصہ لیتا ہے۔ قربانی اور ایثار کا مادہ اس میں عام دنوں کی نسبت بڑھ جاتا ہے۔ ذکر الٰہی میں وہ پہلے کی نسبت زیادہ وقت خرچ کرتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کثرت سے کرتا ہے۔ دعاؤں میں لگا رہتا ہے۔ گناہوں سے اجتناب کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ لیکن جوں جوں یہ مہینہ اختتام کو پہنچتا ہے۔ اس کی کوششوں میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کو عبادات کے لحاظ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اس میں روزہ دار اگر اسے توفیق میسر ہو دنیا سے کلّی طور پر انقطاع کر کے مسجد میں بیٹھ جاتا ہے۔ اور اپنا سارا وقت عبادت میں گزارتا ہے۔ وہ سوائے اشد ضرورت انسانی کے مسجد سے باہر نہیں جاتا اور وہ زبانِ حال سے کہتا ہے۔ مولا! میں تیرے دربار میں آکر بیٹھ گیا ہوں۔ اب اٹھوں گا اسی وقت جب تو میری مغفرت کے سامان کر دے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں کیا ہوتا ہے۔

القی نفسہ بین یدی الرحمٰن فقال واللہ لا ابرح حتی ترحمنی (درمنثور)

اعتکاف میں انسان اپنے آپ کو خدائے رحمان کے آگے ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے خدا کی قسم جب تک تو مجھ پر رحم نہ کرے میں اس جگہ سے نہیں ہٹوں گا۔

معتکف کی شان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ھو یعتکف الذنوب و یجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا (ابن ماجہ)

وہ اعتکاف کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ کر لیتا ہے۔ اور اسے ان نیکیوں کا بدلہ جو اس نے اعتکاف سے پہلے کی تھیں۔ اسی طرح ملتا رہتا ہے۔ جیسا کہ وہ انہیں اب بجا لا رہا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے قلعہ میں بند ہو جاتا ہے جہاں شیطان اپنے حملوں میں کامیاب نہیں ہوتا

اعتکاف کی اہمیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر میں اتنی زیادہ تھی کہ آپ اپنی حیات مبارکہ میں ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے۔ چنانچہ بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر من رمضان

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بجا لایا کرتے تھے۔

اگر آپ ان دنوں میں سفر پر ہوتے تو دوسرے سال بیس دن اعتکاف فرماتے

اذا سافر اعتکف العام المقبل عشرین یوماً (بیہقی)

پھر اس عشرہ میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس مبارک رات کی فضیلت اس طرح بیان فرمائی ہے۔

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (القدر)

یہ رات جو عظیم الشان تقدیروں والی رات ہے۔ ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ اس میں ہر قسم کے فرشتے اور روح (کلام الٰہی لانے والے فرشتے) اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیوی امور کی خرابی کو درست کرنے کے لئے اترتے ہیں۔ وہ کلام الٰہی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے لوگوں کی طرف خدا تعالیٰ کا حکم لاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے۔ اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

فیہ لیلة خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم (مسند احمد بن حنبل)

آخری عشرہ میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ جو رمضان میں بھی اس رات کی برکات سے محروم رہا وہ بڑا محروم ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

من قام لیلة القدر ایماناً واحتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

یعنی جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر اس رات میں نوافل ادا کرتا ہے۔ اس کے وہ سب گناہ جو پہلے کر چکا ہے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

اور بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ

لیلة القدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام دوسرے ملائکہ کے ایک گروہ میں نزول فرماتے ہیں اور یہ فرشتے ہر اس شخص پر درود و سلام بھیجتے ہیں جو اس رات کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔

الغرض آخری عشرہ رمضان بہت سی برکات کا جامع ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسوۂ حسنہ پیش فرما کر امت مسلمہ کو اس عشرہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ رمضان شروع ہوتا تو شدّ مئزرہ واحی لیلہ وایقظ اھلہ (متفق علیہ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کمر ہمت کس لیتے شب بیدار رہتے اور اپنے اہل کو بھی عبادت کے لئے رات کو جگاتے۔ نیز آپ فرماتی ہیں کہ

یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہ (مسلم)

آپ آخری عشرہ رمضان میں عبادات اور دعا وغیرہ میں جتنی کوشش فرماتے وہ سال کے دوسرے دنوں میں نہ فرماتے

المختصر اللہ تعالیٰ کا یہ لاتعداد برکتوں کا حامل مہینہ اس سال بھی آیا اور اب ختم ہونے کو ہے۔ احباب کرام نے اس مبارک ماہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہوگی۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق دی ہوگی کہ انہوں نے زیادہ سے زیادہ وقت عبادت، دعا اور ذکر الٰہی میں گزارا ہوگا۔ مگر انسان سے کچھ نہ کچھ کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں پھر وہ فانی ہے پتہ نہیں اگلے ماہ رمضان تک وہ زندہ بھی رہے یا نہ رہے۔ اس لئے رمضان مبارک کے اس آخری عشرہ کو غنیمت جانیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ کثرت سے تلاوت قرآن کریم کریں عبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت خرچ کریں۔ قربانی و ایثار کی طرف زیادہ توجہ دیں تا آسمان کے دروازے آپ پر کھول دیئے جائیں۔ آپ کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کریں۔ آپ کی مغفرت کے سامان مہیا ہو جائیں۔

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"اے میرے بھائیو یہ مہینہ رحمتوں کے لٹانے کا ہے۔ خدا آسمان سے زمین پر اس لئے آیا ہے کہ اس کے بندے اس کے سامنے جھولیاں پھیلائیں اور اس کی رحمت کو اس کی مغفرت کو اس کے فضلوں کو اس کی برکتوں کو اور اس کی رضا کو پائیں اس کی خوشنودی حاصل کریں۔ اس کے نور سے اپنے سینوں کو منور کریں۔ پس اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ اس مہینہ میں اللہ تعالےٰ کی جتنی رضا تم پا سکتے ہو اس کے پانے کی کوشش کرو۔ اپنے دنوں کو بھی اپنی راتوں کو بھی ایسے دن اور راتیں بناؤ کہ جو دن اور جو راتیں تمہارے خدا کو محبوب بن جائیں پھر دعائیں کرتے رہو۔ کہ اے خدا ان کاموں کی ہمیں توفیق دے۔ جن کے نتیجہ میں تو خوش ہوتا ہے اور ان کاموں سے ہمیں بچا۔ جن کاموں کے نتیجہ میں تو ہم سے ناراض ہوتا ہے۔ شیطان تیرے در کا کتا ہے تو خود اس کو زنجیر ڈال کہ وہ ہم پر حملہ آور نہ ہو اور ہمیں نقصان نہ پہنچائے کیونکہ اپنی طاقت اور اپنے زور کے ساتھ ہم اس کے حملوں سے اپنے کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔"

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۶۷ء)

خدا تعالیٰ کرے کہ ہمیں اس مبارک عشرہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق میسر آجائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پیارے والدین کی یاد میں

(محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب، لاہور چھاؤنی)

جوں جوں رمضان المبارک کا مہینہ قریب آتا ہے مجھے اپنے بزرگ والدین کی یاد تازہ ہوتی جاتی ہے کیونکہ رمضان ۱۹۶۲ء شروع ہونے سے چند دن قبل والد صاحب نے مجھے بذریعہ تار ڈھاکہ سے بلوایا۔ گو وہ بیمار تھے مگر شدید طور پر نہیں اور نماز، ذکر الٰہی اور صدقات پابندی سے ادا کرتے۔ صرف ایک دن بیماری نے شدت اختیار کی اور ۲۱ رمضان المبارک بوقت مغرب اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے ان کی روح اس ذات حیّ و قیوم کے پاس پہونچ گئی۔

گزشتہ سال دس رمضان المبارک کو قبلہ سیٹھ صاحب کے نواسے محمد صالح عین مغرب کے وقت اپنے محبوبِ حقیقی سے جاملے۔ سے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جیسا کہ میں گزشتہ سالوں میں بتا چکی ہوں، ۱۹۱۵ء سے قبل محترم والدین ہمارے جماعت اسمٰعیلیہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کی فطرت روحانی میں اللہ تعالیٰ نے وہ پوشیدہ سعادت رکھی تھی جو انوار آسمانی کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ وہ اسماعیلی عقیدے کی ابتدا اور تاریخ کا مطالعہ کر چکے تھے اور جانتے تھے کہ اس میں تعلق باللہ حقیقی معنوں میں کہیں مذکور نہیں اور جب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٔ مہدویت کی تائید میں حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ملی کہ جس نے امام زمانہ (یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود) کو نہیں پہچانا اور اس کی بیعت نہیں کی وہ جاہلیت کی حالت میں مرا تو آپ نے فوراً چھ ماہ تک مسلسل نماز روزہ اور دعاؤں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کی اور پورے انشراح صدر اور رؤیاء صادقہ کے ذریعہ عقدہ کشائی کے بعد بیعت کا خط لکھ دیا اس دوران جن صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر قبلہ والد صاحب کے قبول احمدیت کے لئے دلائل اور دعا سے مدد کی ان میں حضرت سید بشارت احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ، حضرت میر محمد سعید صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور جز وقتی طور پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب (بعد میں عرفانی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے

اس کے تھوڑے عرصہ بعد ہی محترمہ والدہ صاحبہ بھی بعد مطالعہ و استخارہ اور اطمینان قلب احمدیت قبول کر کے اس کی پُرجوش مبلغ بن گئیں۔ وہ پہلے سے ہی باوجود اسماعیلی ہونے کے نماز کی دلدادہ تھیں۔ احمدیت نے اس میں اور جلا پیدا کر دی۔ یہی حال دیگر عبادات کا تھا۔

احمدیت پر پوری طرح پختگیٔ ایمان اور یقین حاصل ہونے کے بعد آپ نے اپنے خاندان کے قریبی اور دور کے رشتہ داروں تک پیغام احمدیت پہنچایا اور اس کوشش میں کبھی کوتاہی نہ کی بلکہ ہر موقع پر کوئی نہ کوئی صورت نکال کر تبلیغ کا حق ادا کیا حضرت والدہ صاحبہ کے رشتہ داروں میں آپ سے قبل ڈاکٹر ظہور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے اور بہت زیادہ قرب حاصل ہونے کا شرف حاصل ہو چکا تھا مگر وہ اسماعیلی برادری سے تعلق نہ رکھتے تھے ان کے علاوہ حضرت ابراہیم بھائی الہ دین اور بھائی فاضل ابراہیم الہ دین بھی قبول احمدیت سے شرف یاب ہوئے۔ اول الذکر صاحب کشف و رؤیا تھے۔ بیعت سے قبل تیس پینتیس لاکھ مالیت کی تجارت کے مالک تھے جو کہ بیعت کے بعد بہت کم رہ گئی۔ وہ فرماتے تھے کہ مجھے اس دولت کے ضیاع کا ذرا بھی غم نہ تھا کیونکہ اندیشہ تھا کہ اگر وہ رہتی تو کہیں قبول احمدیت کی راہ میں رکاوٹ نہ بنتی۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل کرے

غرض چار پانچ سال کے اندر حضرت والد صاحب اس لائق ہو گئے کہ اپنی تجارت کی ذمہ داریاں مستقلاً اپنے چھوٹے بھائی سیٹھ احمد الہ دین صاحب کے سپرد کر کے حج بیت اللہ کے سفر پر روانہ ہوں۔ ان دنوں جدّہ تک کا سفر بذریعہ سمندری جہاز اور تکمیل حج کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک کا ڈھائی سو میل کا پندرہ روزہ سفر بذریعہ اونٹ قافلہ کے ساتھ طے کیا جاتا تھا۔ راستے میں جابجا بادیہ نشین عربوں کی بستیاں ملتی تھیں جہاں بعض دفعہ بدّو لوگ اکثر بلند آواز سے آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑتے دکھائی دیتے تھے۔ جب جھگڑا اتنی شدت اختیار کر لیتا کہ قریب ہوتا کہ کسی نہ کسی کا سر پھوٹے گا تو کوئی نہ کوئی سمجھدار شخص باآواز بلند کہتا صَلُّوا علیٰ محمّد پھر چشم زدن میں خموشی طاری ہو جاتی اور سارا مجمع باآواز بلند درود شریف پڑھتا ہوا جھگڑے کی باتوں کو بھلا دیتا۔ قربان جائیے اس رحمۃ للعالمین کے جس کی قوت قدسیہ آج بھی چشم زدن میں فساد کو امن میں بدل دیتی ہے

والدین کے حج بیت اللہ سے واپسی پر ہمارے بڑے بھائی محترم علی محمد صاحب ایڈنبرا یونیورسٹی بغرض تعلیم روانہ ہوئے اور یہاں ان کا قیام سات سال تک رہا۔ قبلہ والد صاحب ان کی اعلیٰ دنیوی تعلیم کی طرف سے اتنے فکرمند نہ تھے جتنے کہ دینی تربیت کی طرف سے۔ چنانچہ ہر ہفتہ انہیں بذریعہ خط جو ہدایات جاری کی جاتیں یا جو استفسارات کئے جاتے ان کا تعلق جن باتوں سے تھا وہ یہ تھیں:-

۱- نماز روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ
۲- روزانہ تلاوت قرآن کریم
۳- اپنے ماہواری وظیفہ میں سے حسب استطاعت لندن مشن کو چندہ ادا کرنا۔
۴- جب کبھی لندن آنا ہو تو مشن ہاؤس ضرور جانا اور اپنے مشنری سے بذریعہ خط وقتاً فوقتاً درخواست دعا اور دوسرے احمدی طلباء سے رابطہ
۵- سگریٹ پینے کا شوق پیدا نہ کریں
۶- داڑھی مونچھ رکھیں۔
۷- اور واپسی کے سفر کا اس طرح انتظام کریں کہ حج کے موسم میں حرمین شریفین کا حج و زیارت کر کے واپس وطن آویں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بھائی نے اپنے بزرگ والد کی ان تمام ہدایات پر عمل کیا اللہ تعالیٰ ان کو بے حد جزائے خیر دے

اسی طرح میں اپنی والدہ مرحومہ کی روح کے لئے ترقی درجات اور رحمتوں کی بارش کی دعائیں کرتی ہوں جنہوں نے قرون اولیٰ بلکہ صحابیات رسول اللہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احمدیت قبول کرتے ہی پردہ سے متعلق قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا شروع کر دیا حالانکہ ان کے سابقہ دین میں پردہ سخت ممنوع تھا اور جو اسماعیلی عورت پردہ نما لباس پہن کر ان کے جماعت خانے میں جاتی اسے اندر داخل نہ ہونے دیا جاتا۔ جب میں ایک طرف وہ دیکھتی ہوں اور دوسری طرف موجودہ نسل کی انہی بہنوں کے مزاج اور عمل کو دیکھتی ہوں جن کے آباؤ اجداد پردہ میں پیدا ہوئے اور مرے تو حیرت ہوتی ہے یہی کیفیت ان کے جوش تبلیغ اور اقامت نماز کا تھا اور چندوں کی ادائیگی اور صدقات کا اور دینی اجتماعات کے اہتمام کے جوش کا

آخر میں میں تمام قارئین سے اپنے مرحوم بزرگ والدین اور عزیزم محمد صالح مرحوم کے حق میں دعائے بلندیٔ درجات اور جملہ لواحقین و پسماندگان کے حق میں صبر برضائے الٰہی کی درخواست کرتی ہوں اور تمام بزرگوں اور بہی خواہوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے بزرگ والدین کے حق میں حسنات اخروی کے لئے دعائیں فرمائیں اور ادارہ الفضل کی بھی مشکور ہوں جس نے انہیں اپنے اخبار میں جگہ دی۔

دعائے مغفرت

ہماری بڑی ہمشیرہ رشیدہ افتخار النساء بیگم اہلیہ ڈاکٹر غلام حسین صاحب پوپال حال شاہ نور میڈیکل سٹورز شاہراہ قائداعظم لاہور مورخہ ۱۲ اگست بروز اتوار بمطابق ۱۸ رمضان المبارک بعمر ۷۴ سال بقضائے الٰہی ہم سے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں اور ہم سب کو سوگوار کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ابھی پانچ ماہ قبل ہماری پیاری امّی جان ہم سے جدا ہو گئیں۔ لہٰذا یہ دوسرا بڑا صدمہ ہے جس سے ہمارا خاندان دوچار ہوا ہے۔ ہمشیرہ مرحومہ انتہائی صابر اور نیک خاتون تھیں۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اسی روز بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھی۔ سوگواروں میں بہن بھائیوں کے علاوہ مرحومہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ مکرم خالد محمود رشید بسلسلہ ملازمت بیرونِ ملک ہیں۔ محمد احمد زاہد متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ہیں۔ مسعود احمد زاہد بسلسلہ تعلیم برسٹل میں مقیم ہیں۔ چھوٹا لڑکا طاہر محمود بعمر ۱۶ سال اور لڑکیاں فرزانہ ناہید اور فرخندہ شاہین ہیں

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمشیرہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(امین الدین اختر۔ دار الخیر جنرل سٹورز ربوہ، معین الدین، پی او ایف، واہ چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۷۹ء

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر

بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

۱۔ تمام لجنات سالانہ اجتماع کی تیاری ابھی سے شروع کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیوں کو بھجوائیں اس نصیحت کے ساتھ کہ پورا وقت وہ اجتماع میں حاضر رہیں۔

۲۔ تمام مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے بچیاں تیار کریں۔

۳۔ شوریٰ کے لئے تجاویز ۳۰ ستمبر تک آجانی چاہئیں ورنہ ایجنڈا چھپنا مشکل ہو جائے گا۔

۴۔ ۳۰ ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہوتا ہے۔ اس لئے ہر لجنہ کو ۳۰ ستمبر تک اپنا حساب صاف کر لینا چاہیئے۔ ۶ اکتوبر کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہیں ہوگی۔

۵۔ سالانہ رپورٹوں کی دو کاپیاں دس اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۶۔ تمام لجنات کو اجتماع کی ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں جسے نہ ملی ہوں لکھ کر منگوالیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

مجاہدین تحریک جدید سال رواں کا سو فی صد چندہ ادا کرنے والوں کے نام ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ احباب اپنے وعدہ جات ادا کر کے مقامی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کو دعائیہ فہرست میں شمولیت کے لئے اپنے نام درج کرائیں۔ سیکرٹری صاحبان سے گزارش ہے کہ جملہ فہرست ۲۳/۸/۷۹ سے پہلے دفتر وکیل المال اول میں بھجوا دیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اعلان

شریف احمد صاحب قاسمی نے جون ۱۹۷۹ء اور محمد سلیمان صاحب نے اپریل ۱۹۷۹ء سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس لئے اب وہ ہمارے مراقب نہیں۔ قائدین مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ربوہ کے بہت سے احباب نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی مستورات نے بھی ہمارے گھر پر آکر تعزیت کی اور میری بچیوں کی دلجوئی فرمائی۔ نیز پاکستان اور بیرون پاکستان کے بہت سے احباب کی طرف سے بھی تعزیت کے خطوط موصول ہوئے۔ خاکسار ان سب احباب کا شکر گزار ہے اور دعا گو ہے کہ ان سب کو خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ اس مبارک ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری مرحومہ بیوی کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

عبد السلام ذرگر
زعیم انصار اللہ حلقہ گول بازار ربوہ

نیکی پر دوام — مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رمضان شریف کا مہینہ بہت ہی برکات کا حامل ہے۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کو خاص نیکیوں کی توفیق ملتی ہے اور اس ماہ میں نیکیوں کا ایک مخصوص ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ دوست قرآن کریم کی تلاوت اور نمازوں میں زیادہ باقاعدگی اختیار کرتے ہیں۔ مساجد اس ماہ میں غیر معمولی طور پر بھری بھری نظر آتی ہیں۔ اس دفعہ بھی رمضان کا بابرکت مہینہ گزر رہا ہے۔ مساجد میں نمازیوں کی خوب رونق ہے یہ رونق دیکھ کر جہاں دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے وہاں قدرتی طور پر یہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ کاش مساجد میں یہ رونق سارا سال قائم رہے۔ میں مجالس انصار اللہ کے جملہ عہدیداران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسا پروگرام بنائیں کہ جن دوستوں نے رمضان شریف میں باقاعدگی کے ساتھ نماز شروع کی ہے وہ اس پر مداومت اختیار کریں۔ ایسے دوستوں کی فہرستیں تیار کر لی جائیں۔ ان کو رمضان میں نہایت حکمت اور نرمی کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے کہ انہوں نے نیکی کا جو کام شروع کیا ہے اسے سارا سال قائم رکھیں اور اس پر عمل پیرا رہیں۔

گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۶۶۴۷ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جس کی ۶۷ عدد رسیدیں جاری ہو چکی ہیں جماعت احمدیہ کراچی سے گم ہو گئی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم خواجہ بشارت احمد صاحب رحمت بازار ربوہ ولد خواجہ عبد اللہ جان صاحب ۵/- روپے چندہ ارسال فرماتے ہوئے مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے تجارت کے شریک بھائی مکرم چوہدری نسیم صاحب ولد مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب بہت بیمار ہیں قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت سے نوازے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیز ان کے کاروبار میں وافر خیر و برکت نازل فرمائے۔ آمین قبل ازیں الفضل میں دعا کے ایک اعلان میں خواجہ صاحب اور چوہدری صاحب کے نام صحیح نہ لکھے گئے تھے۔ اب صحیح اسماء وہ ہیں جو اوپر درج ہیں۔

۲۔ مکرم عبد المالک صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور بچے کی پیدائش پر بطور شکرانہ ۲۵/- روپے تعمیر مساجد کے لئے بھجواتے ہوئے قارئین الفضل سے دعاؤں کے ملتجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود ظفر اللہ کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۳۔ تعلیم القرآن کلاس ربوہ میں شامل ہونے کے بعد کراچی واپسی پر عزیزم مبین احمد صاحب ولد مکرم ملک منیر احمد صاحب راستے میں چلتی ہوئی سپر ایکسپریس سے گر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے۔ ان کو معمولی چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک حفیظ الرحمن کراچی)

۴۔ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ولد مکرم ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد (حال لندن) گردوں میں انفکشن کی وجہ سے بیمار ہیں اور لندن میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد یونس۔ دفتر بیت المال آمد)

قائدین کرام! مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ہوگا۔ اس کے لئے خدام اور اطفال کو ابھی سے تیار کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید کارڈ کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نہایت ضروری ارشاد

اخبار الفضل قادیان ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء صہ پر درج ہے :-

"رنگین عید کارڈ

عید الفطر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھی رنگین عید کارڈ باہر سے آئے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہی روپیہ جو اس لغو طریق پر ضائع کیا جاتا ہے۔ وہی روپیہ جو اس لغو طریق پر خرچ کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ بچے بلکہ بعض ادھیڑ (عمر کے) حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت برا دستور ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو۔ اگر کوئی دکاندار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے۔ کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔"

(الفضل جلد ۵ نمبر ۲۲ صہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء)

ہم سب کا اخلاقی و روحانی فرض ہے کہ اس مفید اور مقدس ہدایت پر کما حقہ عمل کریں۔ اپنے اپنے گھروں میں اور پڑوس میں خصوصاً بچوں اور بچیوں کو اس کی پابندی کرنے کی مؤثر طور پر تحریک کرتے رہیں۔

(خاکسار رانا چوہدری عبد الکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی عفی عنہ ادنیٰ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ)

الاخبار والآراء (بقیہ صہ)

طمانچہ مارتی ہے مگر پھر بھی نہیں سمجھتے۔ آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ ہاتھ برائی پہ مائل ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے برائی ہمارے نس نس میں رچ بس گئی ہے۔ دوسروں کو نصیحتیں کی جاتی ہیں مگر اپنا دامن اعمال سے تہی ہے۔ گفتار کے غازی سب ہیں مگر کردار کے غازی اس قوم میں خال خال نظر آتے ہیں۔"

(نوائے وقت ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء صہ)

اس کے بعد جناب نادر نیازی صاحب اس انتہائی افسوسناک صورت حال کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر ہمیں وطن سے محبت ہے اور حقیقی محبت ہے تو ہمیں اس محبت کا ثبوت دینا ہوگا۔ اس کے لئے خوف خدا، دیانتداری، فرض شناسی اور عمل صالحہ کو اپنانا ہوگا۔ غیروں کی دہلیزوں پر جاکر بھیک مانگنے کے بجائے ملکی وسائل سے استفادہ کرنا ہوگا۔ سادگی اور کفایت شعاری کو اپنانا ہوگا۔ اور میرے مخاطب صرف عوام نہیں بلکہ عوام سے زیادہ خواص کو قربانیاں دینا ہوں گی۔ عوام تو ہر دور میں ہراول دستہ رہے ہیں۔ اے کاش یہ صدائیں ہر اس دل کی صدا بن جائیں جو وطن کو حقیقی فلاحی ریاست بنانے کا متمنی ہے مگر دستِ عمل نہیں بڑھا رہا ہے۔"

(نوائے وقت ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء صہ)

یہ سب کچھ کرنا تو ہوگا لیکن گفتار کے غازی یہ کریں گے کب جب کرانے والا ہی کوئی نہیں۔ ضرورت تو ایک ایسے مسیح نفس کی ہے جو تنِ مردہ میں جان ڈال دے اور دیکھتے ہی دیکھتے کایا پلٹ کر رکھ دے۔ ایسے مسیح نفس اگر ازمنہ سابقہ میں ہوتے رہے ہیں تو اب کوئی کیوں نہیں ہو سکتا؟

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ ہر نو زائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپیہ) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۱۰ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ :- ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۱۰ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد - ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے والد محترم حکیم فقیر احمد صاحب کو بس کے اُلٹ جانے سے پسلیوں میں چوٹ آئی ہے۔ بزرگانِ دین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد بزرگوار کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(عابدہ پروین نوشہرہ گیٹ شکارپور سندھ)

۲۔ خاکسار کے والد بعارضہ قلب عرصہ سے علیل ہیں نیز میری صحت بھی ان دنوں ٹھیک نہیں۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمود احمد جنجوعہ۔ کھاریاں ضلع گجرات)

۳۔ میرے ایک دوست جو احمدیت پر دل سے یقین رکھتے ہیں اور ہر جلسہ سالانہ میں شرکت کرتے ہیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے بیعت نہیں کر سکے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی راہ میں حائل مشکلات دور فرمائے۔ آج کل یہ بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

(جمیل احمد۔ اسلام آباد)

اکسیر گل گھوٹو

فی کورس (۹ پیکٹ) ۱۶ روپے

خناق روک (گل گھوٹو سے بچاؤ کیلئے)

فی پیکٹ (۶ ماہ کے لئے) ۲ روپے

ہول سیل نرخنامہ اور مکمل فہرست کے لئے ۴۰ پیسے کے ٹکٹ بھیجیں۔

کیور ویٹرنری میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ محمود) ربوہ

فون نمبر ۹۰۶ ۹۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں ۳۴۴؍افراد کا قبولِ حق، معراج النبیؐ اور سیرت النبیؐ کے جلسے

ستر لاکھ روپے کی مالیت سے دو مساجد اور ایک مشن ہاؤس کی عمارتیں زیرِ تکمیل ہیں

جکارتہ ۔ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے حال ہی میں موصول ہونے والی ایک رپورٹ میں یہ خوشکن انکشاف کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا میں ۳۴۴ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی سعادت ملی ہے۔ یہ احباب چھ مختلف جگہوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں بنجر، گاروت، کیبومن، جی لے گون، کہایوران اور جزیرہ بالی کی جماعت سورابایا شامل ہیں۔ نو احمدیوں میں سے ایک صاحب مذہبی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں جبکہ ایک اور صاحب یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔

معراج پر جلسے جماعت ہائے انڈونیشیا کی تین جماعتوں نے سیدِ وُلدِ آدم وجہِ تخلیقِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج مبارک کے بارے میں جلسے منعقد کئے جن میں احباب جماعت کے علاوہ ۲۲۰ سے زائد دوسرے احباب بھی شامل ہوئے۔ یہ جلسے پاپران، چپامس اور تاسک ملایا کی جماعتوں میں ہوئے اور ایک جماعت سنگارپانا نے جامع مسجد محمود میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جلسہ کیا جس میں احبابِ جماعت نے جذبۂ عشق کے زیر اثر بہت جوش و خروش سے شرکت کی۔

طلباء، علماء، فوجی اور پولیس افیسر ۔ زیرِ تبلیغ انڈونیشیا کی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ مکرم حبیب سماتری صاحب کی انڈونیشی زبان میں تحریر کی گئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماہ جون میں ۱۴ جماعتوں میں ۲۱۸ افراد زیر تبلیغ ہیں۔ ان میں عام لوگوں کے علاوہ عالم دین، ہیڈ ماسٹر، یونیورسٹی اور ہائی سکول کے طالب علم اور ایک بحری کیڈٹ اور ایک پولیس افسر بھی شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ انڈونیشیا کی سعید روحیں جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں آکر خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اس رپورٹ کے مطابق دو جماعتوں میں ۹۴ کتب برائے تبلیغ تقسیم کی گئیں۔ احمدی احباب کی تربیت کی غرض سے دو جماعتوں میں نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ ان میں دیناسر کی جماعت میں آٹھ افراد نماز تہجد میں شامل ہوئے اور چی سالدا کی جماعت میں یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔

۷۰ لاکھ روپے کی مالیت سے تین عمارتیں زیرِ تعمیر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے زیر اہتمام ۷۰ لاکھ روپے کی مالیت سے تین عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ ان میں سے ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت سے ایک جامع مسجد چی سالدا جماعت میں زیر تعمیر ہے اور ۲۰ لاکھ روپیہ کی مالیت سے جزیرہ بالی کی جماعت سورابایا میں دو عمارتیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک مسجد اور ایک مشن ہاؤس ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت بالی کے پاس چار سو مربع میٹر اپنی زمین موجود ہے۔ امید ہے کہ ۱۹۸۰ء تک یہ عمارتیں مکمل ہو جائیں گی۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن مکرم محمود احمد چیمہ اور مبلغ اسلام مکرم محی الدین شاہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

اس رپورٹ کا انڈونیشی زبان سے اردو میں ترجمہ مکرم محی الدین شاہ صاحب نے کیا ہے۔

درخواستِ دعا

میرے لڑکے مستیان نصیر احمد خاں سابق قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲ ٹی ڈی اے اور عزیزم عبدالرشید خاں ایک مقدمہ قتل میں ملوث ہیں۔ ہائی کورٹ لاہور میں اپیل دائر ہے۔ احبابِ جماعت اپیل کی منظوری اور عزیزان کی بریت کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نوازے اور میرے لئے سلسلہ کی خدمت کے مواقع فراہم کرے۔ (عبدالحی خاں چک نمبر ۲ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

یاوہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملوں کو معاف کرتے ہیں۔ جب بشری کمزوریاں کے نتیجے میں کوئی ناروا بات کر بیٹھتے ہیں تو فوراً توبہ کے طالب ہوتے ہیں۔ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کرنے والے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کو اپنے رب کی مغفرت ملتی ہے اور دنیا میں کئے گئے اعمال کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی مغفرت کے ہی نتیجہ میں ان کو ابدی جنتوں کا وارث کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کا تقویٰ اختیار کر کے اس کے غضب کی راہوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ اس سے تمہیں ہر شعبۂ زندگی میں فوقیت حاصل رہے گی۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم ایسا ہی کرنے والے ہوں۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم اس ذمہ داری کو نہیں نبھا سکتے جس کے تحت ہمیں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا، ہر دل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو داخل کرنا اور خدا تعالیٰ کی محبت کا جھنڈا ہر دل میں گاڑ دینا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس کی اشاعت بڑھا کر ادارہ سے تعاون کیجئے۔
(مینیجر الفضل)

کاروباری حضرات کے لئے نادر موقعہ

تقریباً پندرہ ایکڑ رقبہ زرعی حدود کمیٹی کے اندر متصل مسجد اقصیٰ ساہی وال روڈ پر رہائشی پلاٹوں میں فروخت ہونیوالا نہایت موزوں فوری طور پر قابلِ فروخت ہر قسم کے نقص سے پاک۔ نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے توجہ فرماویں۔

مرزا عبدالسمیع
۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنا نام تبدیل کر کے مقبول احمد خادم کی بجائے مقبول احمد خالد رکھ لیا ہے۔ براہِ کرم آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں۔ شکریہ

مقبول احمد خالد (سابق مقبول احمد خادم)
مکان ۲۲/۱۰ دارالعلوم شرقی ۔ ربوہ
معرفت دفتر تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پیارے بچو !!

شعبۂ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے نہایت خوبصورت اور پیاری کتابوں کی اشاعت کا پروگرام بنایا ہے تاکہ آپ کو دین اسلام کی باتیں بتائی جا سکیں۔ اس سلسلہ میں پہلی دو خوبصورت کتابیں خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو گئی ہیں۔

قیمت

اوّل ۔ احمدی مسلمان بچوں کے لئے پیارے اسلام کی پیاری باتیں ۔ ۲/- روپے فی کتاب
دوم ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ۔ ۲/۵۰ روپے فی کتاب

یہ کتب آپ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے اسے حاصل کرنے کے لئے آج ہی خط لکھیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴